

مسوئلہ نمبر 2

جز (الف): ابطال الجزد النزی الا تجربی

عبارت کی توضیح:

اس عبارت سے صنف جزد النزی الا تجربی

کے بطلان کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ جزد النزی الا تجربی باطل ہے

جزد النزی الا تجربی کی تعریف: دو چیزوں کے مابین ایسا واسطہ ہو اور اسے تسلیم کر قبول نہ کرے نہ قطعاً نہ کسراً نہ وحماً
اور نہ ہی غرضاً

جزد (ب):

جزد النزی الا تجربی کا بطلان پر دلیل:

جزد النزی الا تجربی باطل ہے اس لیے دو دلیل دیے گئے ہیں جزدیت

پہلی دلیل یہ ہے کہ دو چیزیں رکھیں اور تیسری کو دونوں کے مابین پر رکھیں یہ اس لیے ہو چکتا ہے کہ درمیان والی چیز

تلاقی طرفین سے ساتھ ہو یا نہیں اگر تم کہو کہ ساتھ نہیں ہے تو پھر تیسرا تہل اجزا اور لازم آئے گا کہ باطل و محال ہے

دوسری بات یہ ہے کہ وسط و وسط نہ رہے گا اور کوئی طرف نہ رہے گی یہ خلاف مفروض ہے کہ نہ یہ نہ ان کو

وسط اور طرفین طرفین نہ رہے گا اگر درمیان والا جزد تلاقی طرفین سے ساتھ ہو تو پھر اس کی تعلیم ہوگی

تو پھر معلوم ہے کہ جزد النزی الا تجربی باطل ہے۔

جزد: ج

جسم کے متعلق متکلمین کا عقیدہ:

جسم جو ہے وہ ہے اور جزد النزی الا تجربی سے مرکب ہے

اشرافیت کا عقیدہ:

جسم جو ہے اس کا متعلق ہذا ہے۔

مثالی عقیدہ:

جسم جو ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کا جو ہے اس کے لیے ضروری ہے اور دوسرا

جو ہے اس کے لیے ضروری ہے اس کے لیے ضروری ہے اس کے لیے ضروری ہے۔

سوال نمبر 3

جنہ: الف: حرکت کی آڑ لگنا:

کسی شے کی طاقت سے غول کی طرف آ کر لگا کر دھک دینا
مسکروں کی آڑ لگنا: کسی ایسی شے کا قریب نہ کرنا جسکی نشان یہ ہے کہ وہ حرکت کرے
تقابل:

انکے درمیان تعادل تھا کہ حرکت اور سکون آپس میں ایک دوسرے کی غلطی ہیں۔

جنہ: ب:

حرکت کی اقسام: 6 ہیں

1 حرکت فی المکان 2 حرکت فی الکلیف 3 حرکت فی الانین 4 حرکت فی الوقع

حرکت فی المکان: جیسے کسی جسم کا بڑھنا اور گھٹنا

حرکت فی الکلیف: جس جسم کا زمین سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا جیسے بالکٹا گولہ اور گھنٹہ ابرہنا

حرکت فی الانین: کسی جسم کا تدریجی ایسے مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہونا: جیسے ایک شخص اپنے مکان سے دوسرے مکان میں جا کر

حرکت فی الوقع: جسم کے بڑا مکان کے بڑا حصہ سے سبب بن کر جو جانیے لیکن اس جسم کا فعل اس مکان میں قائم رہتا

جیسے کچھ کا درست کرنا اس حرکت کو استقامت کہتے ہیں۔

نوٹ: یہ حرکت عرفیہ ہیں

جنہ: حرکت ذاتیہ:

وہ حرکت جو مومنوں یا کلمت کے ساتھ حقیقت اور بلا اور علم قائم ہو۔ جسے قرآن

اقام: تین قسمیں ہیں:

1 قشر 2 ارادہ 3 طبع

قشریہ: قوت قشر کا جسم سے خارج ہونا مثلاً یاغ کا ذریعہ پتھر کی اوپر کی طرف پھٹنا

ارادیہ: قوت قشر کا جسم میں موجود ہو اور باطنی ہو۔ مثلاً انسان کا حرکت اس مکان سے دوسرے

مکان کی طرف۔

طبعیہ: قوت قشر کا جسم کے اندر موجود ہو: لیکن باطنی ہو۔ جیسے پتھر کی اوپر سے نیچے کی طرف گرنے

جنہ: (د) حرکت عرفیہ: جو مومنوں یا کلمت کے ساتھ حقیقت قائم رہے بلکہ باطنی علم قائم ہو۔

جیسے جسم کا بڑھنا اور گھٹنا

3/15

؟: ()

جواب: ایسی سہولت ہے، خاصاً میں سوچ رہا تھا کہ جو فرج میں سوچ رہا تھا

حرف: ایسی صائیت جو مرفوع میں نہ آئے ہو۔

جزء:

جو یہ کہ مقامِ خاصہ:

1. پہول 2. صورت 3. صبح 4. نفس 5. عقد

سیرا : جب جوہر محل ہو۔

عوض: جب جو ہر حال میں

جسم : جوہر حالہ اور محل دونوں سے مرکب ہو۔

نفس: جو یہ حب / جہام کا ساتھ متعلق ہو، اخلق تو بہر اور تکریم والا ہو تو نفس کج ہے۔

محقق: جو یہ جی اچانک ہوا اور تھکن نہ ہو سکا اور تھک گیا اور اللہ کی تعریف ہے

جہ بھر کا جزا دینا

جو میرا لگا ہوا ہے

$$2 \div 2 = 1$$

20

حضرت اقصیٰؑ ۹ ہیں۔

2. کم کے سینہ پر ہاتھ کی رفاقت یا حرکت دینی چاہئے اور انفرادی

کلمہ: جو سازش اور سازشوں کو لیزا نہ قبول کرتا ہو: جسے عروہ قبولی مسیح

نکتہ :- جو عرصہ چار ماہی خزانہ کے اعتبار سے تقیم کو قبول نہیں کرتا اور عرصہ کسی مٹی کی طرف سے نسبتاً کم

ہے کیفیت مجموعہ اس کے ہے مشہور و معروف

ایسی: جس شخص کی مدد حالت جو سرگرم کسی زبان میں حاصل ہونے کا سبب بنے عارفین پر

سوال نمبر 2

جز: الف: فضل علی اور عورت الجسیدۃ التیمم عن اہل ہند

اثبات دعویٰ پر دلیل۔

دعویٰ: عورت جسے عیول کے بغیر نہیں پالا جائے گی

دلیل: اگر عورت جسے عیول کے بغیر پالا جائے تو وہ حالت خالی نہیں ضرورت جیسے محتاجی ہوگی یا غریب

اور دونوں صورتیں بالکل ہیں لہذا عورت جسے عیول کے بغیر پالا جائے بالکل ہی اس سے کہ

غیر محتاجی کی طرف کوئی لگے نہیں کیونکہ تمام اقسام محتاجی ہیں اس سے کہ ایک محتاجی اس سے

ہو رہا ہے پر وہ غیر محتاجی کی صورت کا لگایا جاتا ہے کہ جسے محتاجی کے درغلجہ کرتا ہے

تو اس کے لئے جو محتاجی کے درغلجہ کرتا ہے وہ محتاجی کے لئے ہے اور یہاں کا بہرہ اور

صافحت میں بہرہ ہوتا چلا جائے گا۔ جب وہ محتاجی کے لئے ہوگا تو اس سے کہ اس کو ان

کے درمیان کا بھوکہ بھی غیر محتاجی ہوگا یا اس کا وہ در حاضر کے درمیان

محسوس ہے اور جو وہ حاضر کے درمیان محسوس ہے وہ محتاجی کے لئے ہے

تو اس کا محتاجی اور غیر محتاجی کا اجتماع لازم آئے گی جو کہ بالکل

ممنوع ہے لہذا محتاجی کے لئے عورت جس سے جو محتاجی پالا جاسکتا

اور محتاجی کے لئے عورت جس سے اس کی عورت نہیں پالا جاسکتا۔

جز: ب: کیونکہ محتاجی کے لئے وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

محتاجی کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

محتاجی کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

حاصل ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

محتاجی کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

کیونکہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

کا دوسری شکل سے محتاجی کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

عقل کے اصول افعال کا حقیقی ہے۔ تو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

جو میوں سے خالی ہو اس کی افتران بھی سہولتی ہے بالکل لیکن اثابت یہی کیا ضرورت
جسم کا سہولت پر چڑھتا ہے کھینچا یا جاتا ہے بالکل ہے ۔

اور جو ہلکا ہلکا انفعال میں ہے وہ سہولت اور ضرورت سے مرکب ہوتا ہے
اس کی وجہ سے ضرورت سے خالی ہوتا ہے اس کا سہولت سے افتران لازم آتا ہے
۱۔ اس سے قلیل کا رعب

ضرورت جسم سے ہلکا ہے جو ہلکا ہو تو اس کا جسم میں حلال نہ ہو تو ضرورت جسم در حال سے خالی ہے
۱۔ ضرورت جسم متغیبات میں ہوگی ۲۔ غیر متغیبات میں ہوگی ۔

غیر متغیبات میں ہونا بالکل ہے ۔ کیونکہ تمام اجسام متغیبات میں ہوتے ہیں اس لیے جسم کا غیر متغیبات میں ہونا
کا بالکل دلیل سطلی ہے ۔ ثابت ہے ۔ دلیل سطلی یہ ہے کہ ہم جسم پر ایسا صبر کرتے
ہو فطرت اس طرح نکالیں کہ مسئلہ کے دو زاویے ہوں جسے جسے یہ دو بڑھتے جاتی
ہیں ان کا اندرون فاصلہ بھی بڑھتا جاتا ہے ۔ اب دونوں فکروں کا غیر متغیبات میں ہونا
ان کا فاصلہ بھی غیر متغیبات ہے ، لیکن اندرون فاصلہ کا غیر متغیبات میں ہونا بالکل ہے کیونکہ

محضر میں ہے ۔ الحاضر میں غیر متغیبات میں نہیں آتا ثابت ہوا کہ جسم غیر متغیبات میں نہیں
ضرورت جسم کا متغیبات میں ہونا بھی بالکل ہے ۔ اس لیے کہ اگر ضرورت جسم حلال کہنے پر
متغیبات میں ہونے کی حالت میں موجود ہو تو یہ در حال سے خالی نہیں یا در حال میں اس میں
نہ کیا ہوگا جسے جسم گروں یا اس کا احاطہ کئی حدود نہ کیا ہوگا
پھر حال میں در حال کی وجہ سے ضرورت جسم متشکل ہو جائے گی کیونکہ شکل اس کیفیت پر
کچھ ہے جبکہ ایسا دریا کئی حدود نہ احاطہ کیا ہو ۔ لہذا ضرورت جسم متشکل ہونا
سے متغیبات میں ہوگی ۔ اب جو شکل ضرورت جسم کو ملے وہ تین حالات خالی ہیں
۱۔ ذرت کی وجہ سے ۲۔ لازم خدات کی وجہ سے ۳۔ سبب خارجی کی وجہ سے

۱۔ ضرورت بالکل ہے کیونکہ چھ تمام اجسام اگر شکلیں ایسا ہی ہو جائیں گی
دوسرا ضرورت بھی بالکل ہے اس کی وجہ سے تمام اجسام اگر شکلیں ایسا ہی جسے لازم آتا ہے
تیسری ضرورت بھی بالکل ہے کیونکہ یہ شکل ہر ذرہ کے ممکن ہو جائے گی ثابت ہوا کہ ضرورت
جسم کے شکل سے ہونا ضرورت سے ملے تو یہ ضرورت جسم سے ہونا کہہ نہیں سکتے بالکل ہے ۔

جز (ب)

شکل اس سے ثابت ہوگا کہ یہ دریا کئی حدود نہ احاطہ کیا ہو ۔

سوال نمبر ۱

جز الف:

ترجمہ عبارت:

یہ فعل اس بات کے بیان میں ہے کہ بیوی

عورت سے مجروح نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اگر یہ عورت سے مجروح ہو یا تو ذاتِ دفعہ
(جب تک کہ حرف اشارہ صیغہ نہ جاسکے) ہو گا یا ذاتِ دفعہ نہیں ہو گا
دونوں قسموں میں سے کسی کی طرف بھی راستہ نہیں تو پہلی کے عورت سے مجروح ہونے
کی طرف بھی راستہ نہیں

تشریح:

صنفِ عیدارہ کا معنی اس بات کی بیان کرنا ہے کہ پہلی عورت صیغہ
سے مجروح نہیں پایا جاسکتا۔ کیونکہ اگر عورت صیغہ سے مجروح ہو کر پایا جائے
تو حوالہ سے خالی نہ ہو گا یا تو ذاتِ دفعہ ہو کر پایا جائے گا یا غیر ذاتِ
دفعہ ہو کر پایا جائے گی دونوں صورتوں بالکل ہیں تو پہلی کا عورت صیغہ
کے برخلاف پایا جانا بالکل ہے۔

جز ب:

عدت نہیں ہے۔ اسی دوسرے سے مستثنیٰ بھی نہیں ہے بلکہ ایسا

دوسرے کا برخلاف بھی نہیں پایا جاتا:

سوال نمبر ۲

جز الف:

ترجمہ عبارت:

یہ فعل صفات کے بیان میں ہے، مکان یا تو خلا یا جسمِ حالی

کئی اس سے کہ باطن کا نام ہے جو جسمِ عموماً کی سطحِ ظاہر سے علیٰ پہلی ہو
پہلی عورت بالکل ہے لیکن دوسری صاف نہیں

بجلاؤں فلسفہ:

اس کا نام ہے

جسم یا تو خلاء کا نام ہے۔ جسم مادوں کی سطح بالکل یکجہم جو جسم غموں کی سطح
بجایے سے سطح پر اس کا نام ہے۔

خلاء مکان فلکی کا نام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر مکان خلاء کا نام ہے تو

قلائد در معنی میں لاشی محفل... بجز موجود و غیر وجود عن المادة

مکان خلاء بمعنی لاشی دھند نہیں ہو سکتا۔

کیونکہ لاشی دھند زیادتی اور نقصان کو قبول نہیں کرتی جبکہ مکان

زیادت و اور نقصان کو قبول کرتا ہے۔ اور مکان خلاء بمعنی لاشی دھند

ہے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب کوئی موجود و غیر موجود اور مادہ سے جو دیر

تقریر ذرا کی اعتبار سے مادہ (پیرا) سے مستثنیٰ نہیں ہوتا۔ اور جو ذرات کو

پیرا کی اسے مستثنیٰ ہو۔ اس کا پیرا سے ملتا مستثنیٰ ہوتا ہے، تو نیز

لازم آئے گا اس پر جو پیرا سے ملتا مستثنیٰ ہے جبکہ یہ بات یہی ہے

صاف ہے کہ کر کہ یہی جو پیرا سے جو پیرا سے ملتا مستثنیٰ ہوتا ہے

خلاء بمعنی بجز موجود و غیر وجود عن المادة ہی نہیں ہو سکتا تو یہ صاف ہے کہ

بجلاؤں جسم غموں کی سطح بالکل یکجہم غموں کی سطح کا نام ہے۔
جزیبہ:

جزیبہ:

صاحب تار بدایہ فی الارشاد الحنفی

وہ ہے جس کے ساتھ جسم اشارہ ہے جس کا حکم ازیم۔

(۱)

نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر جہاں کے جو چیزیں ہیں تو جو وہ جسم و حال ہے

خالص ہوگا۔ ۱۔ دونوں چیزوں میں یا چھانے گی۔ ۲۔ عرف ایسا ہے

جائے گی۔ ۳۔ درخشاں نہیں پایا جائے گی۔

یہی صورت کا بجلاؤں جو ہے۔ اور دوسری بھی بالکل ہے تو سہا ہے کہ جو

وہ جسم ایسا ہے یا چھانے کو اب وہ دوسرا کو ملے کر ہے

یا نیسا اگر وہ ملک نہ کرے تو اس کا پتہ ملے گا
 فالانہ میں ہے اسے نیز جتنی فرما لیا ہے۔ اگر در سہ کی ملک
 کرے تو پتہ ملا ہے۔ لیکن اس کے لئے حاکم نے یہ فرمایا ہے
 اور جو سرور سے ہی بالکل ہے۔ لیکن اگر وہ جو وہاں سے
 لیا گیا ہے تو اب وہ وہاں کی ملک کرے لایا یا وہ وہاں سے
 ایک کو یا کسی کو نہیں۔

دروزہ کی ملک کرے یا کسی کو ملک نہ کرے تو پتہ ملے گا
 اگر وہ اس سے کسی اس کی ملک کرے دروزہ کی ملک کرے
 جس کی ملک نہ کرے لایا وہ اس کا نیز جتنی فرما لیا ہے
 کو نیز جتنی فرما لیا ہے۔ تو اس کا نیز فرما لیا ہے۔ جم
 دروزہ کی ملک نہ کرے لایا ہے۔

سرور کی جزا

تبعہ عبارت

یہ فعل اس کے لئے ہے کہ فعل اس کے لئے ہے
 اجماع سے مرکب نہیں ہوگا۔ اگر وہ دروزہ کی ملک نہ کرے
 اور جب اس کے لئے ہے تو وہ اس کے لئے ہے

تبعہ عبارت

صفت فعل کا بیکار ہونا یا نہ ہونا
 حرکت مستقیمہ کی خبر نہ لیا کرے اور جو حرکت مستقیمہ کی خبر نہ لیا کرے
 وہ بیکار ہوتا ہے تو اس کے لئے ہے

جزا

دروزہ

الخروج من القوت الى العفل على سبيل الترتيب

على سبيل الترتيب من فعل الى كذا

مگر: عدم الحکایت علی من عاين یترک
جسکشان در وقت کرامت اسرار کائنات
مکتوب، این، در وقت کرامت

سوال نمبر 5

جذ (الف)

بیرونی کی تعریف:

جو پر خود وضع قابل ايجاد الثلاثة

وہ جو پر جو اشارہ حیثیت کو قبول کرنا اور ايجاد الثلاثة کو قبول کرنا اور لاہو

اثبات بیرونی!

بالفعل انشاء کو قبول کرنا اور بعض اقسام کا فی نفسہ متعلق

اور نہ ہونا ضروری ہے اگر وہ جسم متعلق اور نہ ہونا ضروری ہے عالم اجزاء سے سرسبز ہو گا

اب اجزاء دو حال متغالی ہیں۔ قابل تقیم ہونا یا نہیں

اگر تاہم تقیم ہوں اس کی تین صورتیں ہیں۔

1۔ بہت دور دور میں 2۔ کچھ دور دور میں 3۔ کچھ دور دور میں

4۔ کچھ دور دور میں 5۔ کچھ دور دور میں

اسی صورت میں خود جو پر 6۔ دوسری صورت میں جو پر کی لازماً آگ

تجزیہ کرنا ضروری ہے جو کہ بالکل ہیں۔ اگر وہ اجزاء تقیم کو قبول نہ کریں

تو جز لا یفرق لازماً آگ کی وہ بھی بالکل ہے۔ لہذا انفکاک کو قبول

کرنے والے جسم کے فی نفسہ متعلق ورنہ نہ ہونا ضروری ہے۔

7۔ فی نفسہ متعلق ورنہ جسم جو انفکاک کو قبول کرے یا جسم تحلیل

کی وجہ سے قبول کرے یا صورت جسم کی وجہ سے قبول کرے یا کئی

اور شے کی وجہ سے قبول کرے یا یہ

8۔ جسم تحلیل اور صورت جسم کا تقابل اور انفصال ہونا بالکل اس کے

سمجھنے کی نفی متعلق ورنہ ہیں۔ لا محالہ وہ کسی امر کی راہ

وجہ سے انفکاک کو قبول کرنا لازماً اور اسی تھا کائنات

بیرونی